جھوٹ......تمام برائیوں کی جڑ!

رضوانہ عثمان
علی آباد

جھوٹ کے معنی دروغ گوئی اور غلط بیانی کے ہیں اور یہ نہایت ہی قبیح وصف ہے جسمیں یہ بری صفت یعنی جھوٹ بولنے کی عادت پائی جاتی ہے وہ اللہ اور انسانوں کے نزدیک نہایت برا انسان ہے اور اس کا اعتبار نہیں کیا جاتا قرآن وحدیث میں جھوٹ کی بڑی مذمت کی گئی ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

ان اللہ لا یھدی من ھو کاذب کفار (زمر)

بے شک اللہ تعالیٰ اس کو راہ نہیں دکھاتا جو جھوٹا ہے۔ احسان نہیں مانتا، نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ میں اور جھوٹ بولتے بولتے آدمی خدا کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ جنت میں لے جانے والا کام کیا ہے؟ فرمایا سچ بولنا جب بندہ سچ بولتا ہے تو نیکی کا کام کرتا ہے وہ ایمان سے بھرپور ہو جاتا ہے اور جو ایمان سے بھرپور ہوا وہ جنت میں داخل ہوا۔ اس نے پھر پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ دوزخ میں لے جانے والا کام کیا ہے فرمایا جھوٹ بولنا۔ جب بندہ جھوٹ بولے گا تو گناہ کا کام کرے گا اور جب گناہ کے کام کرے گا تو کفر کرے گا اور جو کفر کرے گا دوزخ میں جائے گا۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جھوٹ کی برائی کی وسعت اتنی ہے کہ کفر بھی اس میں آ جاتا ہے جس سے زیادہ بری چیز کوئی دوسری نہیں اور جس کیلئے نجات کا کوئی دروازہ کھلا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دائرہ بہت وسیع ہے وہ دنیا کے ذرہ ذرہ کو گھیرے ہوئے ہے اس کی رحمت کی چھاؤں میں ساری کائنات آرام کر رہی ہے۔ مگر رحمت الٰہی کے اس گھنے سایہ میں وہ باہر ہے جس کا منہ جھوٹ کی بادسموم سے جھلس رہا ہے۔

اسلام کے محاورہ میں سخت ترین لفظ لعنت ہے لعنت کے معنی اللہ کی رحمت سے دوری اور محرومی کے ہیں قرآن پاک میں اس کا مستحق شیطان کو بنایا گیا ہے اور اس کے بعد یہودیوں کافروں اور منافقوں کو اس کی وعید سنائی گئی ہے۔ لیکن کسی مومن کو کذب کے سوا اس کے کسی فعل کی بنا پر لعنت سے یاد ہیں کیا گیا جھوٹ بولنے اور جھوٹا الزام لگانے کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے کہ جو جھوٹا ہو اس پر خدا کی لعنت کی جائے مباہلہ کے موقع پر یہ فرمایا گیا کہ دونوں فریق اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا مانگیں کہ جو ہم میں سے جھوٹا ہو اس پر خدا کی لعنت ہو۔

ثم نبتھل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین

پھر دعا کریں پھر جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجیں۔

اسی طرح نفاق جھوٹ کی بدترین قسم ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایۃ المنافق ثلاث اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا عاھد غدر (بخاری و مسلم)

منافق کی تین علامتیں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب وہ وعدہ کرے تو خلاف کرے جب عہد و اقرار کرے تو عہد شکنی کرے جھوٹ بولنے والے کا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھا جاتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے والے کے منہ سے اتنی بدبو نکلتی ہے کہ فرشتے اس سے دور بھاگتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اذا کذب العبد تباعد عنہ الملک میلا من نتن ما جاء بہ

یعنی جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو رحمت کے فرشتے اس سے ایک میل دور ہو جاتے ہیں اس بدبو کے باعث جو جھوٹ بولنے سے پیدا ہوتی ہے۔ جھوٹ بولنے سے روزی میں بھی بے برکتی ہو جاتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

والدین کے ساتھ بھلائی کرنے سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے اور جھوٹ بولنے سے روزی میں کمی ہوتی ہے اور دعا تقدیر کو لوٹا دیتی ہے۔ مومن آدمی کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا اور جو مومن ہوگا وہ جھوٹ نہیں بولے گا۔ رسول اکرمؐ سے دریافت کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا مومن بزدل ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا ہاں ہو سکتا ہے پھر آپؐ سے عرض کیا گیا کہ کیا مومن بخیل بھی ہو سکتا ہے آپؐ نے فرمایا ہاں ہو سکتا ہے پھر آپؐ سے عرض کیا گیا کہ مومن آدمی جھوٹا بھی ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایمان اور جھوٹ متضاد چیزیں ہیں۔ دونوں کا یکجا ہونا غیر ممکن ہے۔ جس طرح کفر و ایمان یکجا جمع نہیں ہو سکتے۔

جھوٹے آدمی کی قیامت کے دن بہت بڑی سزائیں ہیں معراج والی حدیث میں آپؐ نے فرمایا کہ جھوٹے آدمی کو میں نے دیکھا کہ اس کے جبڑے چیرے جا رہے ہیں قبر میں بھی یہی عذاب قیامت تک ہوتا رہے گا۔ ہمارے ہاں اچھے اچھے لوگوں کا یہ حال ہے کہ وہ بلاضرورت جھوٹ بولنے کا ارتکاب کر جاتے ہیں جیسے اکثر لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ بچوں کو بہلانے کے لئے ان سے جھوٹے وعدے کر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ ان وعدوں کو

تھوڑی دیر میں بھول جاتے ہیں اور ہوتا بھی اکثر یہی ہے مگر جھوٹ بہر حال جھوٹ ہے اسلام نے اس جھوٹ کی بھی اجازت نہیں دی ایک کم سن صحابی عبداللہ بن عامرؓ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ میری ماں نے مجھے بلایا اور حضور انورؐ ہمارے گھر تشریف رکھتے تھے، تو ماں نے میرے بلانے کیلئے کہا کہ یہاں آ تجھے کچھ دوں گی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اس کو کیا دینا چاہتی ہو ماں نے کہا میں اس کو کھجور دوں گی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں اگر تم اس وقت اس کو کچھ نہ دیتیں تو یہ بھی تمہارا جھوٹ لکھا جاتا۔

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب ان کو کھانے کیلئے یا کسی اور چیز کیلئے کہا جاتا ہے تو وہ تصنع اور بناوٹ سے یہ کہہ دیتے ہیں کہ مجھے خواہش نہیں حالانکہ ان کے دل میں اس کی خواہش موجود ہوتی ہے تو یہ بھی جھوٹ ہے چنانچہ ایک دفعہ ایک صحابیہ خاتون حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا:

یارسول اللہؐ! ہم میں سے کوئی کسی چیز کی خواہش رکھے اور پھر کہہ دے کہ مجھے اس کی خواہش نہیں تو کیا یہ بھی جھوٹ شمار ہوگا؟ ارشاد ہوا کہ ہر چھوٹے سے چھوٹا جھوٹ بھی جھوٹ ہی لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح وہ جھوٹ ہے جو خوش گپی کے موقع پر لطف صحبت کیلئے بولا جاتا ہے اس سے اگر چہ کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا بلکہ بعض موقعوں پر یہ ایک دلچسپی کی چیز بن جاتا ہے تاہم اسلام نے اس بات کی بھی اجازت نہیں دی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

جو لوگوں کے ہنسانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے اس پر بڑے افسوس کی بات ہے۔

ایسا انسان لوگوں کو خوش کرتا ہے اور جھوٹ بول کر اپنی آخرت برباد کر لیتا ہے جھوٹ بولنا بہت بڑی خیانت کی بات ہے کیونکہ وہ خدا کا اور لوگوں کا امین ہوتا ہے تو اس کو سچ ہی بولنا چاہئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یہ بہت بڑی خیانت کی بات ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی جھوٹی بات کہو اس حال میں کہ وہ تم کو سچا سمجھتا ہو۔

اس لئے ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ نہیں بولنا چاہئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ پورا مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ ہنسی مذاق میں جھوٹ بولنا اور جھگڑا کرنا چھوڑ دے اگر چہ وہ فی نفسہ سچا ہو۔ یعنی ہر صورت میں جھوٹ بولنا اور جھگڑا کرنا برا ہے اس سے ایمان کامل جاتا رہتا ہے۔

سب سے زیادہ خطرناک جھوٹ وہ ہے کہ جھوٹ بول کر لوگوں کی حق تلفی کی جائے اور ان کی عزتیں خراب کی جائیں اس کو جھوٹی شہادت کہا جاتا ہے اور یہ جھوٹی گواہی گناہ میں شرک کے برابر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عدلت شهادة الزور بالاشراک بالله ثلاث مرات ثم تلا فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء لله غير مشركين به (ابن ماجہ)

جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی پھر آپ نے ثبوت میں یہ آیت پڑھی، بچو بت پرستی کی نجاست سے اور بچو جھوٹ بولنے سے اللہ کی توحید پر ثابت رہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔

جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ ہے اس لئے گواہی دیتے وقت یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہئے کہ جھوٹی گواہی دینے والے کو کتنا سخت عذاب ہوگا۔ سچائی تمام نیکیوں کی جڑ ہے اور جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

ایک شخص نبی اکرمؐ کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہؐ! مجھ میں چار بری خصلتیں ہیں ایک یہ کہ بدکار ہوں دوسری یہ کہ چور ہوں، تیسری یہ کہ شراب پیتا ہوں، چوتھی یہ کہ جھوٹ بولتا ہوں، ان میں سے جس ایک کو فرمائیے آپؐ کی خاطر چھوڑ دوں۔ ارشاد ہوا جھوٹ نہ بولا کرو۔ چنانچہ اس نے عہد کیا۔ اب جب رات ہوئی تو شراب پینے کو جی چاہا اور پھر بدکاری کیلئے آمادہ ہوا، تو اسے خیال گزرا کہ صبح کو جب رسول اکرمؐ پوچھیں گے کہ رات کو تم نے شراب پی اور بدکاری کی تو کیا جواب دوں گا؟ اگر ہاں کہوں گا تو شراب اور زنا کی سزا دی جائے گی اور اگر نہیں کہوں گا تو عہد کے خلاف ہوگا۔ یہ سوچ کر ان دونوں سے باز رہا۔ جب رات زیادہ گزری اور اندھیرا چھا گیا تو چوری کیلئے گھر سے نکلنا چاہا پھر اس خیال نے اس کا دامن تھام لیا، کہ کل اگر پوچھ گچھ ہوئی تو کیا جواب دوں گا؟۔ اگر ہاں کہوں تو میرا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور اگر نہ کہوں گا تو بدعہدی ہوگی۔ اس خیال کے آتے ہی اس جرم سے بھی باز رہا، صبح ہوئی تو وہ دوڑ کر خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہؐ! جھوٹ نہ بولنے سے میری چاروں بری خصلتیں مجھ سے چھوٹ گئیں یہ سن کر نبی اکرمؐ بہت خوش ہوئے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عليكم بالصدق فان الصدق يهدى الى البر والبر يهدى الى الجنة وما يزال الرجل يصدق ويتحرى الصدق حتى يكتب عند الله صديقا واياكم والكذب فان الكذب يهدى الى الفجور والفجور يهدى الى النار وما يزال العبد يكذب ويتحرى الكذب حتى يكتب عند الله كذابا (مسلم، ابوداؤد، ترمذی شریف)

تم سچ بولنے کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت میں پہنچا دیتی ہے جو آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ ہی کا قصد کرتا وہ اللہ کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہے اور تم جھوٹ بولنے سے ہمیشہ بچتے رہو کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے۔ اور گناہ دوزخ کے راستے پر چلاتا ہے۔ یعنی دوزخ میں داخل کرا دیتا ہے اور جو آدمی ہمیشہ ہی جھوٹ بکتا رہتا ہے اور جھوٹ ہی اس کا مقصد ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا ہی جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں سچ بولنے اور جھوٹ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔